12380-تقدیر اور قضا پر ایمان

سوال

اسلام میں صبر کا کیا مقام ہے ؟ اور مسلمان کو کس چیز پر صبر کرنا چاہئے ؟

پسندیدہ جواب

تقدیر اور قضاء پر ایمان لانا یہ ارکان ایمان میں سے ہے اور مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اسے اس بات کا علم نہ ہو جو کہ تکلیف اسے آنے والی ہے وہ اس سے ہٹ نہیں سکتی اور جو اس نہیں پہنچتی وہ اسے آ نہیں سکتی اور ہر چیز اللہ تعالی کی تقدیر اور قضاء کے ساتھ ہی ہے ۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

<بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا فرمایا ہے> القمر 49

اور صبر ایمان میں اس طرح ہے جیسے کہ جسم میں سر ہو اور صبر بہت اچھی اور محمود صفت ہے اور صابر لوگ اللہ تعالی سے بغیر حساب کے اجر حاصل کریں گے

جیسا کہ فرمان ربانی ہے :

<بات یہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو پورا پورا بغیر حساب کے اجر دیا جائے گا> الزمر 10

اور جو بھی زمین میں یا نفس یا مال اور اہل و عیال وغیرہ میں مصائب اور فتنے واقع ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالی نے ان کے وقوع سے قبل ہی جان لیا اور انہیں لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا ۔

جیسا کہ فرمان ربانی ہے :

<دنیا میں کوئی مصیبت نہیں آتی اور نہ تمہاری جانوں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہ (کام) اللہ تعالی پر (بالکل) آسان ہے> الحدید 22

اور جو بھی انسان کو تکلیف آئے اس میں اس کے لئے خیر ہی ہوتی ہے چاہے اس کا اسے علم ہو یا نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی خیر اور بھلائی کے علاوہ کوئی فیصلہ نہیں کرتا ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

<آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں صرف وہ تکلیف ہی پہنچتی ہے جو کہ اللہ تعالی نے ہمارے لئے لکھ دی ہے وہ ہمارا کارساز اور مولی ہے مومنوں کو تو اللہ تعالی کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے> التوبۃ 51

اور جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اللہ تعالی کے حکم سے ہے اور جس کا اللہ تعالی پر ایمان ہے کہ اگر وہ چاہتا تو اس کا وقوع نہ ہوتا اور لیکن اللہ تعالی نے اسے اجازت دی اور اس کی تقدیر بنائی تو اس کا وقوع ہوا۔

جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

<کوئی مصیبت اللہ تعالی کے حکم کے بغیر نہیں پہنچ سکتی جواللہ تعالی پر ایمان لائے اللہ تعالی اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے> التغابن 11

اور جب بندے کو اس کا علم ہو جائے کہ یہ تکالیف اور مصائب اللہ تعالی کی تقدیر اور اس کے فیصلے کے ساتھ ہیں تو اس پر ایمان لانا اور اسے تسلیم اور اس پر صبر کرنا واجب ہے اور پھر صبر کا بدلہ اور جزا جنت ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

<اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا ہوں گے> الدھر 12

اور دعوت الی اللہ ایک ایسا پیغام ہے جو اسے آگے پہنچاتا ہے اسے بہت سی تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دوسرے انبیاء کی طرح صبر کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا :

<پس اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم بھی ایسا صبر کرو جیسا کہ عالی ہمت رسولوں نے کیا> الاحقاف/35

اور اللہ تعالی نے مومنوں کی رہنمائی کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ جب انہیں کوئی غمگین کرنے والا معاملہ لاحق ہو یا ان پر کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ اس پر صبر اور نماز کے ساتھ تعاون لیں تاکہ اللہ تعالی ان کے غم کو ختم کرے اور ان کی اس مشکل کو جلد ختم کردے۔ ارشاد ربانی ہے :

<اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو اللہ تعالی صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے> البقرہ 143

اور مومن پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی تقدیر پر ایمان لائے اور اس کی اطاعت پر صبر کرے اور اللہ تعالی کی مصیبت کرنے پر صبر کرے تو جو صبر کرتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اسے بغیر حساب اجر و ثواب سے نوازے گا۔

جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

<بات یہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو پورا پورا بغیر حساب کے اجر دیا جائے گا> الزمر 10

اور مومن تو خاص طور پر تنگی اور خوشی کی حالت میں اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مومن کے معاملے میں تعجب ہے کہ اس کے سب کاموں میں خیر ہے اور یہ مومن کے علاوہ کسی کے لئے نہیں اگر اسے کوئی نعمت اور آسانی نصیب ہوتی تو شکر کرتا ہے تو اس میں اس کے لئے خیر ہے اور اگر اسے تنگی پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو اس میں بھی اس کے لئے خیر ہے) مسلم حدیث نمبر (2999)

اور انسان کو مصیبت کے وقت کیا کرنا اور کیا کہنا چاہئے اس کی طرف رہنمائی کرتے بیان فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی کے ہاں اجر و عظیم ہے ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

<اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں> البقرہ 155-157.